Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

موجودہ دور میں اہل کتاب کے ساتھ خوردونوش کی حدودوقیود: قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

THE LIMITS OF FOOD WITH THE PEOPLE OF THE BOOK IN THE PRESENT AGE: A RESEARCH STUDY IN THE LIGHT OF THE QUR'AN AND SUNNAH

*ڈاکٹر احمد رضا

**ڈاکٹر سید وحید احمد

***ڈاکٹر حافظ محمد حماد

ABSTRACT

Islam is a universal religion. Its teachings are a beacon of light for the world of humanity. These teachings are applicable and easy for people of all ages and backgrounds. Food is a basic human need. Man cannot live without water, drink and food. Human life is impossible without them. It is also clear that Muslims and non-Muslims all live in the world and have social relations with each other. In this case, the complete and enlightening teachings that Muslims have received from the Book of Allah and the Sunnah of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) regarding food and drink are very important. In this article, we are presenting the texts of the Qur'an and Sunnah, the interpretive points of the commentators and the opinions of the jurists in this regard so that the Islamic teachings of interfaith food become clear.

Key Words: Limits, Food, People of the Book, Present age, Qur'an and Sunnah

موضوع کا تعارف

اسلام ایک آفاقی دین ہے اوراس کی تعلیمات تا قیامت عالمِ انسانیت کے لیے مینارۂ نور و مشعلِ راہ ہیں۔ یہ تعلیمات ہر زمانے اور ہر قسم کے انسانوں کے لیے قابلِ عمل اور آسان ہیں۔ خوردونوش انسان کی بنیادی ضروریات ہیں۔ انسان پانی و مشروبات اور غذا کے بغیر زندگی نہیں گذار سکتا۔ ان کے بغیر انسانی حیات ناممکن ہے۔ یہ بھی واضح ہے کہ دنیا میں مسلم اور غیر مسلم سب ہی بستے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ معاشرتی تعلقات رکھتے ہیں۔ اس صورت میں مسلمانوں کو کھانے پینے کے حوالے سے کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ سے جو کامل اور روشن تعلیمات ملی ہیں وہ بہت اہم ہیں۔ اس مقالہ میں ہم قرآن وسنت کی نصوص، مفسرین کے تفسیری نکات اور فقہاء کی آراء پیش کر رہے ہیں تا کہ اہل کتاب کے ساتھ خوردونوش کی اسلامی تعلیمات واضح ہو جائیں۔ ان کی حدود و قیود متعین ہو جائیں اور مسلمانوں کو ان کے ساتھ خوردونوش کے معاملات میں اسلامی تعلیمات کی آگاہی مل جائے۔

اہل کتاب کے ساتھ خوردونوش: قرآن وسنت کی روشنی میں

اہل کتاب یہودی اور عیسائی ہیں۔ اسلام نے اہل کتاب کا ذبیحہ حلال قرار دیا ہے۔ اہل کتاب کو دیگر مذاہب کے مقابلے میں یہ خصوصیت حاصل ہے، اس لیے کہ ان کا معاملہ دیگر غیر مسلموں سے مختلف ہے۔ کیونکہ اہل کتاب اللہ تعالیٰ کے وجود، رسالت اور وحی کے قائل ہیں اور کسی ایسے نبی اور کتاب پر ایمان رکھتے ہیں جن کی اسلام توثیق کرتا ہے۔ قرآن حکیم نے اہل کتاب کے ذبیحہ کو حلال قرار دیا ہے۔ حکمِ ربی ہے:

اَلْـيَـوْمَ أُحِلَّ لَـكُمُ الـطَّـيِّـبَـاتُ وَطَعَـامُ الَّـذِيـنَ أُوتُـوا الْـكِـتَـابَ حِلٌّ لَـكُمْ وَطَعَـامُـكُمْ حِلٌّ لَـهُمْ[1]

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ فکر اسلامی تاریخ وثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

استاذ دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

(آج تمہارے لیے سب پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہار کھانا ان کے حلال ہے)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الحَلالُ مَا أَحَلَّ اللهُ فِي كِتَابِهِ ، وَالحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللهُ فِي كِتَابِهِ ، وَمَا سَكَتَ عَنهُ فَهوَ مِمَّا عَفَا عَنهُ [2]

(اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال ٹھہرایا وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام ٹھہرایا وہ حرام ہے اور جن چیزوں کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہیں)۔

سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۵ میں طعام سے مراد صرف اہل کتاب کے ذبح شدہ جانور کا گوشت ہے۔ کیونکہ گوشت کے علاوہ دوسری اشیاء مثلاً گیہوں، چاول، سبزیاں اور پھل وغیرہ میں اہل کتاب اور غیر اہل کتاب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ چنانچہ جمہور صحابہ کرام، تابعین، آئمہ مجتہدین اور علماء کے نزدیک لفظِ طعام سے مراد مذبوح جانور ہیں۔ اہل کتاب کے ساتھ خورد ونوش کی بابت مفسرین کی تفصیلی آراء ہم سطور ذیل میں پیش کرتے ہیں تاکہ یہ مسئلہ جامعیت کے ساتھ واضح ہو جائے۔

امام طبری نے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بنو تغلب کے عیسائیوں کے ذبائح کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: " ان کے ذبائح حلال نہیں ہیں کیونکہ انہیں نصرانیت سے صرف شراب خوری کی حد تک لگاؤ ہے"۔ [3]

امام قرطبی فرماتے ہیں: " لفظ طعام ہر کھانے کی چیز کے لیے بولا جاتا ہے جس میں ذبائح بھی داخل ہیں اور اس آیت میں طعام کا لفظ خاص ذبائح کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اکثر علماء تفسیر کے نزدیک اہل کتاب کے طعام میں سے جو چیزیں مسلمانوں کے لیے حرام ہیں وہ اس عمومِ خطاب میں داخل نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت ابودرداؓ، ابراہیم، قتادہ، سعدی، ضحاک اور مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ سے یہی منقول ہے"۔ [4]

امام جصاص نے تفسیر احکام القرآن میں اس مسئلے پر کافی بحث کی ہے، آپ لکھتے ہیں:"قول باری ہے کہ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم، حسن بصری، مجاہد، ابراہیم، قتادہ اور سدی سے مروی ہے کہ اس سے اہل کتاب کے ذبائح یعنی ان کے ہاتھوں ذبح ہونے والے جانور مراد ہیں۔ اورآیت کا ظاہر بھی اسی بات کا متقضی ہے۔ اس لئے کہ ان کے ذبائح ان کے طعام میں داخل ہیں۔ اگر ہم لفظ کو اس کے عموم پر رکھیں تو یہ اہل کتاب کے تمام کھانوں کو شامل ہوگا خواہ وہ ان کے ذبائح ہوں یا دوسرے کھانے۔ لیکن زیادہ ظاہر بات یہ ہے کہ یہاں خاص طور پر ذبائح مراد ہیں اس لئے کہ ان کے دوسرے تمام کھانوں مثلاً روٹی، زیتون کا تیل اور دوسری روغنیات وغیرہ کے سلسلے میں ان کے تیار کرنے والوں کے لحاظ سے حکم کے اندر کوئی فرق نہیں ہوگا اور اس بارے میں کسی پر کوئی شک بھی نہیں ہوتا۔ خواہ یہ کھانا اس کتابی نے خود تیار کیا ہو یا کسی مجوسی یا کتابی سے اسے تیار کرایا ہو۔ مسلمانوں کے درمیان اس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر ان کھانوں میں سے کوئی کھانا پاک اور مزکیٰ نہ ہو تو اس کی ممانعت کے ایجاب کے حکم میں کھانا تیار کرنے والے کے لحاظ سے فرق نہیں ہوگا۔ یعنی خواہ اسے کسی مسلمان نے تیار کیا ہو یا کتابی نے۔ پاکیزہ نہ ہونے کی بناء پر اس کی ہر صورت میں ممانعت رہے گی۔

اب جب اللہ تعالیٰ نے ہل کتاب کے تیار کردہ کھانے کو خصوصیت کے ساتھ مباح قرار دیا تو یہ ضروری وہ گیا کہ اسے ان کے ذبائح پر محمول کیا جائے جن کے احکام اختلافِ ادیان کی بناء پر مختلف ہو جاتے ہیں۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کا زہر آلود گوشت کھالیا جسے آپ کی طرف ایک یہودی عورت نے تحفے کے طور پر بھیجا تھا۔ آپ نے اس وقت یہ نہیں پوچھا کہ آیا یہ بکری کسی مسلمان نے ذبح کی تھی یا کسی یہودی نے۔ [5]

کسی غیر مسلم کے کھانے کو استعمال کرنے کے لئے جو چند شرائط ہیں وہ یہ ہیں کہ: کھانا کھانے کے برتن اور ساتھ کھانا کھانے والا غیر اہل کتاب شخص ظاہری طور پر جسمانی نجاست سے پاک ہو۔ نیز وہ کھانا اُن اشیاء پر مشتمل نہ ہو یا کھانا پکانے کے دوران ایسے برتن یا ایسی چیزوں کا استعمال نہ کیا گیا ہو۔ جن کی حرمت صراحت کے ساتھ کتاب وسنت میں مذکور ہے۔ ان شرائط کے علاوہ اس کے لئے کوئی اور شرط یا غرض یا استثنائی صورت کتاب وسنت میں نہیں ملتی ہے۔

عرب کے لوگوں نے اہل کتاب کا مذہب اختیار کر لیا تھا۔ ان کے متعلق فقہاء کے درمیان اختلاف رائے ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابویوسف، امام محمد اور زفر کا قول ہے کہ عرب اور عجم میں سے جو شخص یہودی یا نصرانی ہو اس کا ذبیحہ حلال ہوگا بشرطیکہ اس نے اس پر اللہ کا نام لیا ہو۔ اگر عیسائی نے اس پر مسیح کا نام لیا ہو تو اس کا گوشت حلال نہیں ہوگا۔ اس بارے میں عرب وعجم کے لوگوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

امام مالک کا قول ہے کہ اہل کتاب اپنی عبادت گاہوں کے لئے جو جانور ذبح کریں گے میں ان کا کھانا مکروہ سمجھوں گا اور جس پر مسیح کا نام لیا گیا ہو وہ کھایا نہیں جائے گا۔ اہل عرب اور اہل عجم اس معاملے میں یکساں ہیں۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ جس وقت کوئی کتابی کسی جانور کو ذبح کرے اور اس پر غیر اللہ کا نام لے لے تو میں اسے مکروہ سمجھوں گا۔ ابراہیم کا بھی یہی قول ہے۔ اہل کتاب اپنی عبادت گاہوں کے لئے اور عید کے موقعوں پر جو جانور ذبح کرتے ہیں ان کے متعلق اوزاعی کا قول ہے کہ مکحول اس کے کھالینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ مکحول کہا کرتے کہ نزولِ قرآن سے پہلے اہل کتاب کے یہی ذبائح تھے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں انہیں حلال قرار دیا۔ لیث بن سعد کا بھی یہی قول ہے۔ ربیع نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ بنو تغلب کے عرب عیسائیوں کے ذبائح میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہوتی۔ محمد بن سیرین نے عبیدہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرب عیسائیوں کے ذبائح کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ان کے ذبائح حلال نہیں ہیں کیونکہ انہیں اپنے دین سے صرف شراب خوری کی حد تک لگاؤ ہے۔ عطاء بن السائب نے عکرمہ سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت ابن عباس سے کہ آپ نے فرمایا: بنو تغلب کے ذبائح کھالو اور ان کی عورتوں سے نکاح کرلو"۔[6]

ملا احمد جیون تفسیراتِ احمدیہ میں راقم ہیں:" یہاں طعام سے مراد ذبائح ہیں۔ کیونکہ سابقہ آیت جس میں ذبیحہ وغیرہ کا ذکر ہے یہ اس کے بعد مذکور ہے۔ اور یہی ہمارا مذہب ہے۔ زاہدی اور مدارک میں یہی مذکور ہے اور فقہ میں بھی اسی آیت کو دلیل بنایا گیا ہے جیسا کہ صاحب ہدایہ کے کلام سے واضح ہے وہ لکھتے ہیں مسلم اور کتابی کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں الا ما ذکیتم اور فرماتے ہیں و طعام الذین اوتوا الکتب حل لکم۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ذبح کرنے والا مسلم یا اہل کتاب میں سے ہونا چاہیے۔ بت پرست، مجوسی، مرتد وغیرہ نہ ہونا چاہیے۔ یہ ضروری نہیں کہ ذبح کرنے والا مرد ہی ہو بلکہ ہر مسلم یا کتابی کا ذبیحہ حلال ہے خواہ مرد ہو یا عورت یا سمجھ دار لڑکا، اور بسم اللہ اکبر کو سمجھنے والا دیوانہ، لیکن اگر لڑکا اور دیوانہ بسم اللہ اللہ اکبر کو نہیں جانتے یا نہیں سمجھتے تو پھر ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ بیضاوی میں ہے کہ طعام سے مراد عام ہے خواہ ذبیحہ ہو یا غیر ذبیحہ۔ اور الذین اوتوا الکتب میں یہود و نصاریٰ دونوں شامل ہیں۔ حضرت علی نے اس سے بنو تغلب کے نصاریٰ کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں بنو تغلب نصرانیت پر نہیں ہیں انہوں نے نصرانیت سے شراب پینے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں کیا اور شراب پینے کے علاوہ کسی حکم پر ان کا عمل نہیں۔ لیکن احناف کی کتابوں میں ذبیحہ کے باب میں بنو تغلب کے عیسائیوں کا استثنا کہیں بھی مذکور نہیں۔ ہاں جزیہ کے باب میں ان کا ذکر موجود ہے کہ ان سے ہماری زکوۃ سے دو چند وصول کیا جائے۔ ہدایہ میں صراحۃً مذکور ہے کہ کتابی کا اطلاق حربی، ذمی، تغلبی سب پر ہوتا ہے۔ صاحب کشاف نے بھی لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک کتابی میں تغلبی بھی شامل ہے، لیکن امام شافعی کے نزدیک نہیں۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک صائبین بھی اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔ لیکن صاحبین کے نزدیک صائبین دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جو زبور پڑھتے اور فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جن کی کوئی کتاب نہیں ہے، وہ ستاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ دوسری قسم اہل کتاب میں سے نہیں۔ مجوسی اگرچہ جزیہ کے معاملہ میں اہل کتاب کے ساتھ ہیں، لیکن ذبیحہ اور عورتوں کے بارے میں اہل کتاب کے ساتھ نہیں۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں ان سے اہل کتاب کا سا برتاؤ کرو لیکن ان کا ذبیحہ نہ کھاؤ اور نہ ان کی عورتوں سے نکاح کرو۔ ابن مسیب سے روایت ہے کہ اگر مسلمان بیماری ہو اور وہ مجوسی کو حکم دے کہ (بسم اللہ اللہ اکبر) کہہ کر ذبح کردے تو کوئی حرج نہیں، اور اگر حالت صحت میں حکم دے تب بھی کوئی حرج نہیں لیکن گناہ گار ہوگا۔ (طعامکم حل لھم) میں اہل کتاب پر احسان جتلانا مقصود نہیں بلکہ یہ مسلمانوں پر اظہار احسان ہے کہ انہیں کھلانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اگر مومنوں کا کھانا ان پر حرام ہوتا تو وہ انہیں کھانا نہ کھلا سکتے"۔[7]

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں:" علماء کا اجماع ہے کہ اہل کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے حلال ہے۔ اس لیے کہ وہ غیر اللہ کے نام سے ذبح کو حرام سمجھتے ہیں اور اللہ ہی کے نام سے ذبح کرتے ہیں"۔[8]

صاحبِ تفسیر مدارک التنزیل علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی لکھتے ہیں:" طعام سے یہاں مراد ذبائح ہیں۔ کیونکہ دوسرے کھانوں کی حلت کسی ملت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ اہل کتاب کو کھلانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایمان والوں کا کھانا ان کیلئے حرام ہوتا تو ان کا کھانا کھلانا جائز نہ ہوتا"۔[9]

مولانا مودودی راقم ہیں:" اہل کتاب کے کھانے میں ان کا ذبیحہ بھی شامل ہے۔ ہمارے لیے ان کا اور ان کے لیے ہمارا کھانا حلال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اور ان کے درمیان کھانے پینے میں کوئی رکاوٹ اور کوئی چھوت چھات نہیں ہے۔ ہم ان کے ساتھ کھا سکتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ۔ لیکن یہ عام اجازت دینے سے پہلے اس

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

فقرے کا اعادہ فرما دیا گیا ہے کہ "تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں"۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب اگر پاکی و طہارت کے ان قوانین کی پابندی نہ کریں جو شریعت کے نقطہ نظر سے ضروری ہیں، یا اگر ان کے کھانے میں حرام چیزیں شامل ہوں تو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر وہ خدا کا نام لیے بغیر کسی جانور کو ذبح کریں، یا اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیں، تو اسے کھانا ہمارے لیے جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ان کے دستر خوان پر شراب یا سور یا کوئی اور حرام چیز ہو تو ہم ان کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے"[10]۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری راقم ہیں:" یہاں طعام سے مراد وہ جانور ہیں جنہیں ذبح کیا جاتا ہے۔ یعنی وہ جانور جسے کسی یہودی اور نصرانی نے ذبح کیا اس کا کھانا مسلمان کے لئے حلال ہے۔ اگر ذبح کے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو پھر تو سب ائمہ اس کے حلال ہونے پر متفق ہیں۔ لیکن اگر وہ عزیر اور مسیح علیہما السلام کا نام لے کر ذبح کریں تو پھر کیا حکم ہے؟ اس کے متعلق بہترین قول وہ ہے جسے صاحب روح المعانی نے حسن سے نقل کیا کہ اگر تو خود سنے کہ اس نے غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے تو اسے نہ کھا۔ اور اگر تو نے خود نہیں سنا تو پھر حلال ہے"۔[11]

اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہونے کے بارے میں مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:" اکثر صحابہؓ و تابعین اور ائمہ تفسیر کی طرف سے یہ ہے کہ تمام کفار میں سے اہل کتاب کا ذبیحہ حلال قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے دین میں سینکڑوں تحریفات ہونے کے باوجود اس مسئلہ میں ان کا مذہب بھی اسلام کے مطابق ہے۔ یعنی وہ ذبیحہ پر اللہ کا نام لینا عقیدۂ ضروری سمجھتے ہیں"۔[12]

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:" جمہور فقہائے اسلام کے نزدیک اس آیت میں طعام سے مراد ذبیحہ ہے۔ غلہ، پھل اور میوہ جات وغیرہ مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ ذبیحہ وہ ہے جس کے طعام ہونے میں انسان کا دخل ہے۔ اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ ان ذبیحہ کھایا جائے گا"۔[13]

مولانا عبدالماجد دریابادی تفسیر ماجدی میں لکھتے ہیں:" طعام سے مراد حلال جانور ہیں، جو اہل کتاب کے ہاتھ کے ذبح کیے ہوئے ہوں، جیسا کہ صحابیوں، تابعین اور ائمہ تفسیر نے سمجھا ہے ورنہ مطلق کھانا تو دوسرے غیر مسلموں کے ہاں کا بھی جائز ہے۔ کچھ اہل کتاب کی تخصیص نہیں۔ بعض فقہاء امت نے تصریح اور تاکید کی ہے کہ جن اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے، انہیں واقعۃً اور عملاً یہودی یا نصرانی ہونا چاہیے۔ محض اسماً یا نسلاً ان کا "قوم" اہل کتاب سے ہونا کافی نہیں۔ ورنہ جو علت مشرکین کے ذبیحہ کی حرمت کی ہے وہی یہاں بھی مشترک ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کے فتوے اس باب میں موجود ہیں۔ اس وقت جو نصرانی محض نام کے تھے، ان کے ذبیحہ کھانے سے آپ نے روک دیا تھا۔ حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور بعض تابعین سے بھی ایسا منقول ہے۔ لیکن اس کے مقابل بہت سے اکابر تابعین اور ائمہ فقہ کا قول یہ بھی موجود ہے کہ کتابیوں کا ذبیحہ جائز ہے۔ حسن بصری تابعی کا یہ قول دل کو بہت زیادہ لگتا معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہودی یا نصرانی کے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام خود سن لو، جب تو نہ کھاؤ۔ ورنہ کھا لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ واضح رہے کہ یہ سارے اختلافات اس صورت حال کے موقع پر ہیں جب جانور بہر حال ذبح ہوا ہو"۔[14]

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی تفسیر تیسیر القرآن میں لکھتے ہیں:" اہل کتاب کا کھانا کن شرائط کے تحت حلال ہے؟ اہل کتاب کا کھانا انہی شرائط کے تحت حلال ہے جو اوپر مذکور ہو چکیں۔ یعنی ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، چیز پاکیزہ ہو اور ان کے دستر خوان پر کوئی حرام چیز مثلاً شراب یا سور کا گوشت وغیرہ نہ ہو۔ اور اگر ان کے دستر خوان پر ایسی اشیاء رہتی ہوں تو ان کے ساتھ کھانا تو درکنار ان کے برتن استعمال کرنا بھی جائز نہیں تا آنکہ انہیں خوب دھو کر پاک صاف کر لیا جائے اور یہ استعمال مجبوراً ہو"۔[15]

مفتی محمد تقی عثمانی تفسیر آسان قرآن میں راقم ہیں:" کھانے سے یہاں مراد ذبیحہ ہے، اہل کتاب یعنی یہودی اور عیسائی چونکہ جانور کے ذبح میں انہی شرائط کی رعایت رکھتے تھے جو اسلامی شریعت میں مقرر ہیں اور وہ دوسرے غیر مسلموں سے اس معاملے میں ممتاز تھے کہ فی الجملہ آسمانی کتابوں کو مانتے تھے، اس لئے ان کے ذبح کئے ہوئے جانور مسلمانوں کے لئے جائز قرار دئے گئے تھے۔ بشرطیکہ وہ صحیح شرعی طریقے سے ذبح کریں اور اس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام نہ لیں"۔[16]

مفسرین نے سورۃ المائدہ کی آیت متذکرہ بالا کے ضمن میں جو نگارشات پیش کی ہیں ان سے حسب ذیل نکات مستنبط ہوتے ہیں:

- آیت مبارکہ میں اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔
- آیت مبارکہ میں لفظِ طعام کا معنیٰ ذبیحہ ہے۔

- اہل کتاب کا ذبیحہ اس صورت میں مسلمانوں کے لیے حلال ہے جب وہ فی نفسہ حلال ہو اور اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔
- حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کا زہر آلود گوشت کھالیا جسے آپ کی طرف ایک یہودی عورت نے تحفے کے طور پر بھیجا تھا۔اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل کتاب کے ذبیحہ کو کھانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔
- صحابہ کرام میں سے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم، تابعین میں سے حسن بصری، مجاہد، ابراہیم، قتادہ اور سدی رحمہم اللہ تعالیٰ اہل کتاب کے ذبائح کو حلال سمجھتے تھے۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بنو تغلب کے عرب عیسائیوں کے ذبائح کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ان کے ذبائح حلال نہیں ہیں کیونکہ انہیں اپنے دین سے صرف شراب خوری کی حد تک لگاؤ ہے۔ام المومنین حضرت عائشہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور بعض تابعین سے بھی یہی منقول ہے۔
- حسن بصری نے کہا ہے کہ اگر تو خود سنے کہ کتابی نے غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا ہے تو اسے نہ کھا۔اور اگر تو نے خود نہیں سنا تو پھر وہ تیرے لیے حلال ہے۔
- امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد اور زفر کا قول ہے کہ عرب اور عجم میں سے جو شخص یہودی یا نصرانی ہو اس کا ذبیحہ حلال ہو گا بشرطیکہ اس نے اس پر اللہ کا نام لیا ہو۔اگر عیسائی نے اس پر مسیح کا نام لیا ہو تو اس کا گوشت حلال نہیں ہو گا۔علامہ حصکفی نے فرمایا کہ اہل کتاب یہودی اور عیسائی کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔علامہ شامی نے لکھا ہے اہل کتاب کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ بلاضرورت ان کا ذبیحہ نہ کھائے۔[17]

اہل کتاب کے ذبیحہ جائز ہونے کی شرائط

اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے ذبیحہ حلال ہونے کی شرائط کے متعلق مفتی عبد القیوم ہزاروی لکھتے ہیں:

- اہل کتاب کے ہاتھوں سے ذبح ہونے والا جانور اسلام میں حرام نہ ہو۔
- جانور اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح ہو۔
- اہل کتاب غیر اللہ کے نام سے جانور ذبح نہ کرتے ہوں۔

اگر اہل کتاب غیر اللہ کے نام سے جانور ذبح کرتے ہوں تو ان کا ذبیحہ حرام ہے۔حرام جانور کا گوشت فروخت کرنا، اسے کھانا اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سب کچھ حرام ہے۔[18]

سید علی حسینی سیستانی نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ: " عیسائی، یہودی اور پارسی پاک ہیں۔ان کے وہ کھانے جن میں گوشت نہ ہو وہ کھائے جاسکتے ہیں۔اگر اس بات کا یقین ہو کہ اس کھانے میں جو گوشت ہے اس کا ذبح شرعی ہوا ہے تو ایسا گوشت والا کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے"۔[19]

لہٰذا اہل کتاب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے اس وقت حلال ہو گا جب مذکورہ بالا شرائط پائی جائیں۔اور اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو اہل کتاب کا ذبیحہ بھی حرام ہو گا۔

عصر حاضر کے اہل کتاب کے ذبیحہ کھانے کا حکم

عصر حاضر میں اہل کتاب کا ذبیحہ کھانا جائز ہے یا ناجائز۔بعض اہل علم نے اس میں سلسلہ میں نہ کھانے کو ترجیح دی ہے۔ملاحظہ کیجیے:

مولانا عبد الماجد دریابادی تفسیر ماجدی میں لکھتے ہیں:"جب ذبح ہی کی نوبت سرے سے نہ آئے مثلاً مرغ کو گردن مروڑ کر ہلاک کر دیا گیا تو ایسے غیر مذبوح جانور کے جواز کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔اور آج کے برائے مسیحی قوموں میں جو عام دستور ہے، سب پر ظاہر ہے۔[20]

مولانا عبد الرحمٰن کیلانی تفسیر تیسیر القرآن میں لکھتے ہیں:"آج کل اہل مغرب جن میں سے اکثر اپنے آپ کو عیسائی کہلاتے ہیں۔یہ لوگ نیچری اور دہریہ قسم کے ہوتے ہیں یا دین سے بیزار ہوتے ہیں۔ایسے لوگوں کا کھانا کیسے مسلمانوں کے لیے جائز سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ ان میں اور غیر اہل کتاب میں موجودہ دور میں کوئی فرق نہیں ہے"۔[21]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

مفتی محمد تقی عثمانی تفسیر آسان قرآن میں راقم ہیں:" آج کل کے یہودیوں اور عیسائیوں میں ایک بڑی تعداد تو ان لوگوں کی ہے جو در حقیقت دہریے ہیں، خدا ہی کے قائل نہیں ہیں، ایسے لوگوں کا ذبیحہ بالکل جائز نہیں ہے اور ان میں سے بعض اگرچہ عیسائی یا یہودی ہیں مگر اپنے مذہب کے احکام چھوڑے ہوئے ہیں اور ذبح کرنے میں شرعی شرائط کا لحاظ نہیں کرتے، اس لئے ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے"۔[22]

عصر حاضر کے اہل کتاب کے ذبیحہ کھانے سے متعلق دارالعلوم دیوبند کا آن لائن فتویٰ ہے کہ "جب تک ذبیحہ کے ذابح کا اعتقاداً کتابی ہونا بالیقین ثابت نہ ہو جائے ان ذبائح سے عموماً احتیاط واحتراز واجب ہے"۔[23]

غیر اہل کتاب کے ساتھ خوردونوش کا حکم

موجودہ دور میں مسلمانوں کو غیر اہل کتاب یعنی ہندو، بدھ، سکھ، تاؤ، کنفیوشس وغیرہ مذاہب کے پیروکاروں یا زندیقوں کے ساتھ کسی نہ کسی حوالے سے معاشرتی ربط و تعلق اور واسطہ پڑ جاتا ہے۔لہٰذا ان لوگوں کے ساتھ خوردونوش کا مسلمانوں کے لیے شرعی حکم کیا ہے۔اس سلسلہ میں ہم چند علما و مفسرین کی آراء بیان کرتے ہیں، ملاحظہ کیجیے:

علامہ محمد بن علی الحصکفی نے فرمایا:" غیر اہل کتاب کا ذبیحہ کھانا جائز نہیں ہے"۔[24]

علامہ ابن عابدین شامی نے لکھا ہے:" قرآن مجید میں مشرکین کو نجس اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے عقیدے میں شرک کی نجاست رکھتے ہیں"۔[25]

مولانا مودودی لکھتے ہیں:" ذبیحہ اہل کتاب ہی کا جائز ہے جبکہ انہوں نے خدا کا نام اس پر لیا ہو۔ رہے غیر اہل کتاب، تو ان کے ہلاک کیے ہوئے جانور کو ہم نہیں کھا سکتے"۔[26]

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی تفسیر تیسیر القرآن میں لکھتے ہیں:" رہے غیر اہل کتاب تو نہ ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے اور نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے۔ نیز جو جانور ذبح نہ کیے جائیں بلکہ آرے سے ان کا گلا کاٹ کر الگ کر دیا جائے یا کسی اور طریقہ سے انہیں مارا جائے۔ یا ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے تو ایسے جانور کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے"۔[27]

دارالعلوم دیوبند کے دارالافتا نے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے:"اگر غیر مسلم کے ہاتھ یا منہ میں کوئی نجاست و ناپاکی نہ ہو تو اس کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے بشر طیکہ وہ چیز فی نفسہ حلال و جائز ہو۔البتہ بلا ضرورت و مجبوری غیر مسلموں کے ساتھ کھانے پینے کی عادت ٹھیک نہیں ہے، اس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے"۔[28]

دارالافتاء المصریہ کی ویب سائٹ پر یہ فتویٰ موجود ہے کہ حلال اشیاء تو غیر مسلموں کے ساتھ کھائی جاسکتی ہیں لیکن حرام اشیا نہیں۔[29]

خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کو قرآن مجید میں اہل کتاب کہا ہے اور انہیں کے ذبائح کو مسلمانوں کے لیے حلال کیا ہے۔ ان کے ذبائح حلال ہونے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ ذبح ہونے والا جانور فی نفسہ حلال ہو اور اسے اللہ کا نام لے کر حلال کیا گیا ہو۔ موجودہ زمانہ کے یہود و نصاریٰ کے بارے میں علما کا کہنا یہ ہے کہ وہ چونکہ اپنی مذہبی تعلیمات سے دوری اختیار کر کے بے دین ہو چکے ہیں اس لیے ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ بلاضرورت و مجبوری میل جول رکھنا درست نہیں ہے۔ غیر اہل کتاب مثلاً ہندو، بدھ، سکھ، کنفیوشس وغیرہ کے ذبح شدہ جانوروں کا کھانا مسلمانوں پر حرام ہے۔ نیز ان کے ساتھ بلا ضرورت تعلق رکھنا ٹھیک نہیں ہے۔

نتائج و سفارشات

1. مسلمانوں کے لیے اہل کتاب کا ذبیحہ اس شرط کے ساتھ حلال ہے کہ وہ اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔
2. یہ ذبیحہ حلال فی نفسہ حلال ہو۔ یعنی ذبح کیا جانے والا جانور حلال ہو۔

Vol.5 No.1 2022

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

3. اگر ذبیحہ فی نفسہ حلال نہ ہو اور نہ ہی اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو تو مسلمان کے لیے اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔
4. اہل کتاب کے ذبیحہ کے سوا تمام سبزیاں، پھل اور اجناس کا کھانا مسلمانوں کے لیے حلال ہے۔
5. اہل کتاب کے سوا دیگر مذاہب کا ذبیحہ مسلمانوں کے لیے کسی صورت حلال نہیں ہے۔
6. مسلمان کسی بھی مذہب والے کے ساتھ سبزیاں، پھل اور دیگر اجناس کھا سکتا ہے۔
7. دنیا میں اس وقت حرام اشیا کا استعمال زیادہ ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کو ان چیزوں سے بچنا چاہیے۔
8. خورد ونوش میں صرف حلال اشیا ہی استعمال کی جانی چاہییں۔
9. حرام اشیا انسانی صحت اور اخلاق کے لیے انتہائی مضر ہوتی ہیں ان سے بچنا چاہیے۔
10. عالمی سطح پر حرام اور مضر صحت اشیا کی خرید وفرخت پر پابندی ہونی چاہیے۔

حوالہ جات

1۔ سورۃ المائدہ ۵ : ۵

Al-Qur’ān,5:5

2۔ امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذي، دالفکر، بیروت، ۱۴۲۲ھ، کتاب الاطعمہ، حدیث نمبر 1726

Imam Tirmizi, Al-Sunān, Dār āl-fikr,Bāirut,1422A.H, Book Al- ā’taimah, Hadith:1726

3۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر، جامع البیان، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۹ھ، ج۶، ص ۱۳۶

Tabri,Muh āmm ād Bin J āreer, J āmi’ āl-bayan, D ār āl-fikr, Bāirut, 1409 A.H, Vol 6,P136

4۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد، الجامع لاحکام القرآن، داراحیاء التراث العربی، ۱۴۲۲ھ، ج۶، ص ۴۳

Qurtubi, Muhammd, Al-Qur’ān, āl- J āmi -Le- āhk āam Al-Qur’ān, D ār ihy ā āl-tur āth , Bāirut, 1422A.H, Vol6,P43

5۔ امام بخاری، الجامع الصحیح البخاری، دالفکر، بیروت، ۱۴۲۲ھ، کتاب الھبۃ باب قبول الھدیۃ من المشرکین، حدیث نمبر ۲۵۰۳

Imam Bukhāri, Sahih Al-Bukhāri, Dār āl-fikr,Bāirut,1422A.H, Book Al- ā’taimah, Hadith:2503

6۔ جصاص، احمد بن علی، احکام القرآن، سہیل اکیڈمی، لاہور، ۱۴۰۰ھ، ج۳، ص ۳۲۴

J āssās,Ahmād bin Ali, Al-Qur’ān, Ahk āam Al-Qur’ān, Suhail Academy, Lahore,1400A.H, Vol3,P324

7۔ ملا احمد جیون، التفسیراتِ الاحمدیہ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۶ء، ص ۴۸۲

Mull ā Jeewan, Al- Tafseeraat Al- āhm ādi āh, Zia Al-Qur’ān Publications ,Lahore, 2006, P482

8۔ ابن کثیر، عماد الدین، تفسیر القرآن العظیم، دار المعرفہ، بیروت، ۱۴۱۱ھ، ج۳، ص ۴۰

Ibn Kathir, Al-Qur’ān, Tafseer Al-Qur’ ān Al-azeem, Dār āl-marifah, Bāirut, 1411A.H, Vol3,P40

9۔ نسفی، عبد اللہ بن احمد، مدارک التنزیل وحقائق التاویل، فرید بک سٹال، لاہور، ۲۰۱۳ء، ج۱، ص ۵۴۵

Nasfi, Abdullah bin Mu āmm ād, M ādarik Al-tānzil,Fareed book Stall. Lahore,2013,Vol.1,P545

10۔ سید مودودی، تفہیم القرآن، الاصلاح فاؤنڈیشن، لاہور، ۱۹۹۹ء، ج۱، ص ۴۴۶

Syed Abu āl ā,Modoodi, Tafhim Al-Qur’ ān,Al-islah Foundation ,Lahore, 1999,Vol.1,P442

11۔ الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۶ء، ج۱، ص ۴۴۲

Al- āzhari, Pir Muh āmmad Karam Sh āh, Zia Al-Qur’ ān Al-Qur’ ān, Zia Al-Qur’ān Publications ,Lahore, 2006, Vol.1,P442

12۔ محمد شفیع، معارف القرآن، ادارۃ المعارف، کراچی، ۱۹۹۶ء، ج۳، ص ۵۱

Muh āmmad, shafe, M ā,arif Al-Qur’ ān, Idarat-ul- M ā,arif, Karachi, 1996, Vol.3, P51

13۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۴ء، ج۳، ص ۸۹-۹۰

S āeedi, Ghulam Rasool, Tiby ān Al-Qur’ ān, Zia Al-Qur’ ān Publications ,Lahore, 2014, Vol.3,P89-90

14۔ دریابادی، عبد الماجد، تفسیر ماجدی، مجلس نشریات قرآن، کراچی، ۱۹۹۸ء، ج۱، ص ۸۵۶

Daryabadi, Abdul M ājid,Tafsir M ājidi, Majlis Nashriyat –e-Qur’ ān, Karachi,1998,Vol.1, P856

Vol.5 No.1 2022
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

15۔ کیلانی، عبدالرحمٰن، تیسیرالقرآن، مکتبہ اہل حدیث، لاہور، ۲۰۱۵ء، ج۱، ص۵۰۳
Kel āni, Abdul Rahm ān, Teiseer Al-Qur' ān,Mataba Ahl-e-Hadith, Lahore,2015, vol.1,P503
16۔ عثمانی، محمد تقی، آسان قرآن، ادارۃ المعارف، کراچی، ۲۰۱۸ء، ج۱، ص۳۲۶
Usm āni, Taqi, Aas ān Qur' ān, Idarat-ul- M ā,arif, Karachi, 2018, Vol.1, P326
17۔ شامی، محمد امین، ردالمحتار علی حاشیۃ الدرالمختار، دارلفکر، بیروت، ۱۴۲۲ھ، ج۵، ص۱۸۸
Shami, Mh āmm ād Ameen, Radd Al-Muht ār, Dār āl-fikr, Bāirut,1422 A.H, Vol.5,P188
18 -https://www.thefatwa.com/urdu/question/ accessed on 17/10/2020
19 -https://www.sistani.org/urdu/ accessed on 17/10/202020

20۔ دریابادی، عبدالماجد، تفسیر ماجدی، ج۱، ص۸۵۶

Daryabadi, Abdul M ājid,Tafsir M ājidi,Vol.1, P856

21۔ کیلانی، عبدالرحمٰن، تفسیر تیسیرالقرآن، ج۱، ص۵۰۳

Kel āni, Abdul Rahm ān, Teseer Al-Qur' ān, Vol.1,P503

22۔ عثمانی، محمد تقی، تفسیر آسان قرآن، ج۱، ص۳۲۶

23 -http://www.darulifta-deoband.com/ accessed on 17/10/2020

24۔ الحصکفی، الدرالمختار، ج۵، ص۱۸۹

Al-haskafi, Al-Durr Al-Mukht ār, Vol.5,P189

25۔ شامی، ردالمحتار، ج۱، ص۳۸۱

Shami, Radd Al-Muht ār, Vol.1,P381

26۔ سید مودودی، تفہیم القرآن، ج۱، ص۴۴۷

Syed Modoodi, Tafhim Al-Qur' ān,Vol.1,P447

27۔ کیلانی، عبدالرحمٰن، تفسیر تیسیرالقرآن، ج۱، ص۵۰۳

Kel āni, Abdul Rahm ān, Teseer Al-Qur' an, Vol.1,P503
28 -https://www.thefatwa.com/ accessed on 17/10/2020
29 -https://www.dar-alifta.org/foreign/ accessed on 18/01/2021